سوال

ایک عورت نے اپنے خاوند سے خلع لے لیا ہے کیا خلع کے بعد خاوند کے واپس جانے کےلیے کوئی شروط ہیں ؟ اوراگر اس عورت کو خاوند نے دو طلاقیں دے رکھی تھی اور بعد میں بیوی نے خلع حاصل کرلیا ہو توان کا آپس میں دوبارہ نکاح ہونے کےلیے کیا شروط ہونگی ؟ کیا وہ کسی اور شخص سے نکاح کرے اور پھر اس سے طلاق لے کرپہلے خاوند سے نکاح کرے ، یا کہ پہلے خاوند کے ساتھ نکاح کرنا ہی کافی ہوگا ؟

جواب

الحمد للہ

اول :

جب خلع طلاق کے الفاظ سے نہ ہو اور نہ ہی اس سے طلاق کی نیت کی گئی ہو تو اہل علم کی ایک جماعت کے ہاں یہ فسخ نکاح ہے ، اور امام شافعی رحمہ اللہ کے قدیم مذہب میں ایک قول یہی ہے ، اور حنابلہ کے کا مسلک یہی ہے ، جب یہ فسخ نکاح ہوگا تو اس کے تیجہ میں اسے طلاق میں شمار نہیں کیا جائیگا ، چنانچہ جس نے بھی اپنی بیوی کو دو طلاقیں دیں اور بعد میں بیوی نے خلع حاصل کرلیا تو اسے نئے نکاح کے ساتھ رجوع کا حق حاصل ہے ، اس کی مثال یہ ہے :

خاوند بیوی کو کہے : میں نے اپنی بیوی سے اتنے مال میں خلع کیا ، یا پھر اتنے مال میں اس کا نکاح فسخ کیا

لیکن اگر خلع طلاق کے الفاظ میں ہو مثلا خاوند کہے : میں نے اپنی بیوی کو اتنی رقم کے عوض میں طلاق دی تو جمہور اہل علم کے قول میں یہ طلاق شمار ہوگی

دیکھیں : الموسوعۃ الفقھیۃ (237/19) .

اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ یہ بھی فسخ نکاح ہے ، اور اگرچہ طلاق کے الفاظ میں بھی ہو یہ طلاق شمار نہیں ہوگی ، یہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے ، اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اسے اختیار کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ امام احمد رحمہ اللہ اور ان کے قدیم اصحاب سے بیان کیا گیا ہے

دیکھیں : الانصاف (393/8) .

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" لیکن راجح قول یہ ہے کہ یہ (یعنی خلع) طلاق نہیں چاہے صریح طلاق کے الفاظ سے ہی ہو ، اس کی دلیل قرآن مجید میں اللہ تعالی کا یہ فرمان ہے :

یہ طلاقیں دو مرتبہ ہیں ، پھر یا تو اچھائی سے روکنا ہے یا عمدگی کے ساتھ چھوڑ دینا ہے البقرۃ (229) .

یعنی دونوں بار یا تو آپ روک لیں یا پھر چھوڑ دیں معاملہ آپ کے ہاتھ میں ہے

اور تمہارے لیے حلال نہیں کہ تم نے انہیں جو دے دیا ہے اس میں سے کچھ بھی واپس لو ، ہاں یہ اور بات ہے کہ دونوں کو اللہ کی حدیں قائم نہ رکھ سکنے کا خوف ہو اس لیے اگر ڈر ہو کہ یہ دونوں اللہ کی حدیں قائم نہ رکھ سکیں گے تو عورت رہائی پانے کےلیے کچھ دے ڈالے اس میں دونوں پر کوئی گناہ نہیں البقرۃ (229) .

تو یہ تفریق فدیہ شمار ہو گی پھر اللہ سبحانہ و تعالی نے فرمایا:

اور پھر اگر اس کو تیسری بار طلاق دے دی تو اب اس کے لیے حلال نہیں جب تک وہ عورت اس کے سوا دوسرے سے نکاح نہ کرے البقرۃ (230).

اس لیے اگر ہم خلع کو طلاق شمار کریں تو فرمان باری تعالی: " اگر وہ اسے طلاق دے دے " یہ چوتھی طلاق ہو گی، اور یہ اجماع کے خلاف ہے، اس لیے فرمان باری تعالی: اگر اس نے اسے طلاق دے دی یعنی تیسری طلاق تو " اس کے لیے حلال نہیں جب تک وہ عورت کسی دوسرے سے نکاح نہ کر لے "

اس آیت سے دلالت واضح ہے، اسی لیے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کا کہنا ہے: ہر وہ تفریق جس میں عوض و معاوضہ ہو وہ خلع ہے طلاق نہیں، چاہے وہ طلاق کے الفاظ سے ہی ہو، اور راجح قول بھی یہی ہے " انتہی

دیکھیں: الشرح الممتع (12/467-470).

اور شیخ رحمہ اللہ کا کہنا ہے:

" چنانچہ ہر وہ لفظ جو معاوضہ کے ساتھ تفریق پر دلالت کرتا ہو وہ خلع ہے چاہے وہ طلاق کے الفاظ سے ہی ہو، مثلا خاوند کہے میں نے اپنی بیوی کو ایک ہزار ریال کے عوض طلاق دی، تو ہم کہیں گے یہ خلع ہے، اور عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے یہی مروی ہے:

ہر وہ جس میں معاوضہ ہو وہ طلاق نہیں "

امام احمد کے بیٹے عبد اللہ کہتے ہیں:

میرے والد صاحب خلع میں وہی رائے رکھتے جو عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہ کی رائے تھی، یعنی یہ فسخ نکاح ہے چاہے کسی بھی لفظ میں ہو، اور اسے طلاق شمار نہیں کیا جائیگا

اس پر ایک اہم مسئلہ مرتب ہوتا ہے:

اگر کوئی انسان اپنی بیوی کو دو بار علیحدہ علیحدہ طلاق دے اور پھر طلاق کے الفاظ کے ساتھ خلع واقع ہو جائے تو طلاق کے الفاظ سے خلع کو طلاق شمار کرنے والوں کے ہاں یہ عورت تین طلاق والی یعنی بائنہ ہو جائیگی، اور اس کے لیے اس وقت تک حلال نہیں ہو گی جب تک وہ کسی دوسرے سے نکاح نہیں کر لیتی

لیکن جو علماء خلع کو فسخ نکاح شمار کرتے ہیں چاہے وہ طلاق کے الفاظ میں ہی ہوا ہو تو یہ عورت اس کے لیے نئے نکاح کے ساتھ حلال ہو گی حتی کہ عدت میں بھی نکاح کر سکتی ہے، اور راجح بھی یہی ہے

لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہم خلع کرنے والوں کو یہ نصیحت کرتے ہیں کہ وہ یہ نہ کہیں کہ میں نے اپنی بیوی کو اتنی رقم کے عوض طلاق دی، بلکہ وہ کہیں میں نے اپنی بیوی سے اتنی رقم کے عوض خلع کیا؛ کیونکہ ہمارے ہاں اکثر قاضی اور میرے خیال میں ہمارے علاوہ بھی یہی رائے رکھتے ہیں کہ یہ خلع اگر طلاق کے الفاظ کے ساتھ ہو تو یہ طلاق ہو گی

تو اس طرح عورت کو نقصان اور ضرر ہو گا، اگر اسے آخری طلاق تھی وہ بائن ہو جائیگی، اور اگر آخری نہ تھی تو اسے طلاق شمار کر لیا جائیگا " انتہی

دیکھیں: الشرح الممتع (12/450).

اس قول کی بنا پر جس بیوی نے خاوند سے خلع حاصل کیا ہے اس کے خاوند کےلیے اس سے نیا نکاح کرنا جائز ہے، کیونکہ خلع طلاق شمار نہیں ہوتا

دوم :

یہ جاننا ضروری ہے کہ جب خاوند اپنی بیوی کو تین طلاق دے دے تو اس کےلیے وہ عورت اس وقت تک حلال نہیں ہوگی جب تک وہ عورت کسی دوسرے شخص سے نکاح رغبت نہ کرلے اور اگر وہ شخص اسے اپنی مرضی سے طلاق دے دے یا پھر فوت ہوجائے تو وہ اپنے پہلے خاوند سے نیا نکاح کرسکتی ہے

اور حکم پر حیلہ سازی کرنا جائز نہیں وہ اس طرح کہ عورت کسی شخص سے صوری نکاح کرلے اور پھر اس سے طلاق حاصل کرے تاکہ پہلے خاوند کےلیے حلال ہو، اسے حلالہ کہا جاتا ہے اور یہ حرام ہے

اور اسی طرح اس خاوند کے ساتھ اس پر بھی اتفاق کرنا جائز نہیں کہ جب وہ اپنے پہلے خاوند کےلیے حلال ہوجائے تو وہ اسے طلاق دے دے، کیونکہ اسے نکاح حلالہ کہا جاتا ہے اور یہ حرام اور کبیرہ گناہ ہے

واللہ اعلم.